9561-کام کی مشقت کی بنا پر نمازیں ادا کرنا مشکل ہے

سوال

کیا آپ کی رائے میں روزانہ ایک یا دو نمازیں ترک کرنے والا شخص کافر ہے ؟

عام لوگوں کے لیے روزانہ نماز پنجگانہ ادا کرنا مشکل ہے، جیساکہ معراج والی حدیث میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میری امت کے لیے اسے پورا کرنا مشکل ہوگا، لیکن اس کے باوجود انہوں نے ہمیں اپنی امت قرار دیا، ہم ایمان کے اصولوں کا اعتقاد رکھتے ہیں، لیکن ہمیں ان نمازوں کی کوئی تنخواہ تو نہیں ملتی جس طرح علماء کرام اور نماز پڑھانے والے اماموں کو ملتی ہے، کیونکہ وہ علماء ہیں اور اسلامی مسائل تلاش کرنے کی تنخواہ حاصل کرتے ہیں.

ہمارے بیوی بچے ہیں اور ہمیں ان کا خیال رکھنا پڑتا ہے، اور روزی کمانے کے لیے ہمیں روزانہ بارہ گھنٹے کام کرنا پڑتا ہے، اس بنا پر ہمارے لیے ساری نمازیں ادا کرنا مشکل ہیں.

چنانچہ کیا آپ پھر بھی ہمیں کافر ہی شمار کرتے ہیں، اس کے باوجود کہ ہم بعض نمازیں ادا کرتے ہیں اور زکاۃ بھی ادا کرتے اور رمضان المبارک کے روزے بھی رکھتے ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ ایمان کے اصولوں کے بھی معتقد ہیں، میرے لیے تو یہ معاملہ بہت اہمیت کا حامل ہے ؟

پسندیدہ جواب

اما بعد :.....

اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے بندوں پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی اور انہیں پابندی کے ساتھ ادا کرنے کا حکم دیا ہے، اور اس کی پابندی کرنے والوں کی تعریف کی ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور نماز قائم کیا کرو اور زکاۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو}.

اور ایک مقام پر اس طرح فرمایا :

.{نمازوں کی پابندی کرو، اور خاص کر درمیانی نماز کی، اور اللہ تعالی کے لیے باادب کھڑے رہا کرو}.

اور ایک مقام پر ارشاد ربانی اس طرح ہے :

.{یقینا مومن کامیاب وکامران ہوئے جو اپنی نمازوں میں خشوع وخضوع اختیار کرتے ہیں}.

اللہ تعالی کے اس فرمان تک :

.{اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں}.

میرے عزیز بھائی آپ نماز کی پابندی اور اس کا اہتمام کریں، اور نماز میں خشوع و خضوع اختیار کرتے ہوئے اس کے ممد و معاون اسباب پر عمل کر کے کامیاب و کامران افراد میں شامل ہوں، اور اپنے آپ کو ایک یا دو نمازیں ترک کرنے والے پر کافر کا حکم لگانے کے معاملہ مشغول مت کریں، کہ آیا وہ کافر ہے یا نہیں.

کیونکہ جو شخص جان بوجھ کر عمدا نماز ترک کرے گا وہ اپنے آپ کو اللہ تعالی کے عذاب سے دوچار کر رہا ہے، اور مومن شخص ایسا کام کرنے کی کوشش نہیں کرتا جس کے متعلق اسے علم ہو کہ یہ سزا کا سبب بنے گا چاہے اسے وہ کفر نہ بھی ہو.

اور پھر نماز پنجگانہ اور باقی اطاعت کے کام اور حرام کاموں سے اجتناب اس وقت نہیں ہو سکتا جب تک کہ صبر نہ کیا جائے، اور پھر طبعی طور پر ناپسندیدہ ہیں، کیونکہ یہ انسان اور اس کی شہوات و خواہشات کے مابین حائل ہو جاتی ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جنت کو ناپسندیدہ اشیاء کے ساتھ گھیر اگیا ہے"

اور پھر دین اسلام میں نماز کا معاملہ بہت ہی زیادہ عظیم اسی لیے مکلف شخص جب تک زندہ اور عقلمند ہے اس سے نماز ساقط نہیں ہوتی، لیکن اللہ سبحانہ و تعالی نے اس نماز کی فرضیت میں اپنے بندوں پر بہت آسانی پیدا فرمائی ہے، چنانچہ بندوں کے لیے سفر میں نمازیں جمع اور قصر کرنی مشروع کی اور مشقت اور حرج کی صورت میں حضر میں نمازیں جمع کرنا مباح کیا.

اور مریض کے لیے مباح کیا کہ وہ اپنی حالت اور استطاعت کے مطابق بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر یا پھر پہلو کے بل نماز ادا کرے، اس سے علم ہوا کہ روزی کمانا نماز ترک کرنے کے لیے عذر نہیں، لیکن عام عادت سے ہٹ کر مشقت ہو تو ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی نماز جمع تاخیر یا تقدیم کر کے ادا کرنی مباح ہے.

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے تو نماز جمعہ کے لیے تجارت اور خرید و فروخت ترک کرنے کا حکم دیا، اور جن لوگوں کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ تعالی کے ذکر سے غافل نہیں کرتی ان کی تعریف کی ہے.

ہمارے عزیز بھائی آپ بھی نماز پنجگانہ بروقت اور باجماعت ادا کرنے کی کوشش کریں اور اس کی حرص رکھیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"باجماعت نماز ادا کرنا انفرادی نماز سے ستائیس درجہ بہتر ہے"

اور آپ کو علم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالی کی رحمت اور اس کی خوشنودی اور جنت کے حصول کے لیے نماز پنجگانہ سب سے بہترین اور عظیم سبب ہے، اور مطلب اعلی بھی یہی ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ رزق میں آسانی کا باعث بھی ہے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اور اپنے اہل و عیال کو نماز کا حکم دیں اور اس پر قائم رہیں، ہم آپ سے روزی طلب نہیں کرتے بلکہ تجھے روزی دیتے ہیں، اور اچھا و بہترین انجام متقی لوگوں کے لیے ہی ہے}.

لہذا مسلمان شخص لوگوں سے اپنے رب کی عبادت کی کوئی اجرت نہیں لیتا، بلکہ وہ تو نماز اللہ تعالی کے لیے ادا کرتا ہے، اور روزہ اللہ کے لیے رکھتا ہے، اور حج اللہ کے لیے کرتا اور اللہ تعالی سے ثواب کی امید رکھتا ہے.

اس لیے آپ کا یہ کہنا کہ : "جس طرح امام کو تنخواہ اوراجرت حاصل ہوتی ہے اس طرح ہمیں نماز ادا کرنے کی اجرت نہیں ملتی"

یہ آپ کے تصور کی غلطی اور قول غلط ہے ، کیونکہ امام کے لیے نماز کی ادائیگی پر اجرت لینی جائز نہیں ، امام یا موذن حضرات اس ڈیوٹی کی اجرت لیتے ہیں جس کی بنا پر انہیں ہر وقت حاضر ہونا پڑتا ہے (تا کہ وہ امامت وخطابت اور فتوی اور قضاء وغیرہ کے لیے فارغ ہوسکیں) مسلمان کے لیے افضل اور بہتر یہ ہے کہ وہ امامت یا مؤذن کی ڈیوٹی بغیر کسی اجرت کے دے اور اللہ تعالی سے اس کا اجروثواب حاصل کرے .

عزیز بھائی آپ کا یہ کہنا کہ : "ہمارے بیوی بچے اور خاندان ہیں...." یہ بھی نماز ترک کرنے کا عذر نہیں بن سکتا ، کیونکہ آپ کو نماز کی ادائیگی کے لیے کچھ نہ کچھ وقت ضرور نکالنا ہوگا ، اور یہ وقت بالکل قلیل ہے ، چنانچہ ہر نماز کی ادائیگی اوراس کی تیاری کے لیے پندرہ منٹ سے زیادہ صرف نہیں ہوتے ، اور اگر آپ روزی کمانے کی خاطر اگر کوئی نماز چھوڑ دیں تو ہم یقینی طور پر آپ کو کافر تو نہیں کہتے ، لیکن اتنا ہے کہ ہم یہ یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ آپ کبیرہ گناہ کے مرتکب ہیں .

جواب کے شروع میں بیان ہوچکا ہے کہ عام حالت سے ہٹ کر حاصل ہونے والی مشقت کی بنا پر ظہر اور عصر کی نماز جمع تقدیم یا جمع تاخیر کر سکتے ہیں ، جیسا کہ ہم یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ نماز فجر اس کے وقت میں ادا کرنا ضروری ہے ، نماز فجر کا وقت طلوع فجر سے لیکر طلوع شمس تک ہے .

اللہ تعالی اپنی اطاعت وفرمانبرداری میں ہماری مدد ومعاونت فرمائے .